کیس اسٹیڈی۔۔۔۔۔لیلا کی غربت سے کپڑے سینے تک کی کہانی

میرا ماضی: میرا نام لیلا ہے۔میں ضلع گھوٹکی کے تحصیل خانگڑھ کے گاؤں جیون گڑھ میں رہتی ہوں ۔میرا تعلق ایک نہایت ہی غریب گھرانے سے ہے۔میرے ساتھ میرا خاوند اور ماشا اللہ میرے چار بچے بھی ہیں جو میرے ساتھ میرے گھر میں رہتے ہیں۔میرا میاں کھیتی باڑی اور مزدوری کر کے لوگوں کے گھروں میں اور اُن کے کھیتوں میں کام کرتے تھے۔ہماری یہ کوشش ہوا کرتی تھی کہ ہمیں ایسا کام ملے جس سے گھر میں دو وقت کا روزانہ کھانا بنے اور بچے بھوکے پیٹ نہ سو جائیں۔رات کو روزانہ مزدوری کر کے ملنے والی اجرت سے ہم اپنے گھر کا چولہا جلایا کرتے تھے۔ایسی فاقہ کشی کی زندگی نے ہم سے جینے کی امید تک چھین لی تھی۔دن بہ دن پریشانیاں گھیرے جارہی تھی کہ ہم اپنے بچوں کو دو وقت کا کھانا بھی روزانہ نہیں دے سکتے تھے اور نہ ہی اُن کی صحت کا خیال اچھا رکھ پا رہے تھے۔پڑھے لکھے نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے معاشرے کے تمام لوگوں نے بھی ہمیں نظرانداز کرنا شروع کردیا تھا اور یہ بات ہمارے لیے باعثِ پریشانی کے علاوہ ہمیں احساسِ کمتری کا شکار بھی کر دیتی تھی۔اپنی اس پشیمانی کو چھپاتے کبھی بھوک کبھی فاقہ جیسے حالات کا شکار تھے اس پر مجھے ایک خطرناک بیماری جس کا اپنی حیثیت کے مطابق علاج تو کرواتی تھی پر کچھ فائدہ نہیں ہوتا تھا۔اب حالات اور بھی تنگ ہونے لگے تھے۔جہاں کھانے کے لیے روٹی نہیں ہو، رہنے کے لیے چھت نہ ہو، جہاں پہننے کے لیے کپڑے نہ ہوں، بیماری میں علاج کے لیے مانگ کر پیسوں پر گزارا ہو، بچے تعلیم سے محروم ہوں اور قرض دار سر پر منڈلاتے رہتے ہوں تو حوصلے بھی ماند پڑنے لگتے ہیں۔لیکن میں نے ہمت پھر بھی نہیں ہاری۔کیوں کے ایسے حالات ہمیشہ ان لوگوں کے لیے ہوتے ہیں جو اللہ کو بہت پیارے اور قریب ہوتے ہیں اور میں نے سنا تھا کہ مایوسی گناہ ہے تو میں نے خدا اعتمادی اور محنت کا جذبہ رکھتے اپنی مزدوری اور کام جاری رکھا۔

اسی دوران ساؤتھ ایشیاء پارٹنرشپ نے دیہی غریبوں کے لیے امن و معاشی استحکام کا پروگرام شروع کیا۔ضلع گھوٹکی میں اس پروگرام کے تحت ولیج ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن (وی ڈی او) کے تعاون سے یونین کاؤنسل لوہی اور بھٹور کے پانچ پانچ گاؤں میں دیہی تنظیمیں اور امن کمیٹیاں تشکیل دیں تاکہ "مثبت انداز میں کمیونٹی کی معاشی و معاشرتی ترقی پر اثر انداز ہوا جاسکے اور امن کمیٹی رواداری قائم کرنے اور پر امن ماحول برقرار رکھنے کے لیے کمیونٹی ممبران پر مثبت انداز میں اثرانداز ہوسکے"۔سیپ پاکستان نے وی ڈی او کے تعاون سے دیہی تنظیم اور امن کمیٹی کی فعالیت کے لیے مختلف تربیتی ورکشاپس کا انعقاد کیا۔ہمارے گاؤں میں بھی تنظیم اور امن کمیٹی بنائی گئی۔

انہیں کے تعاون سے ایک سروے کیا گیا تاکہ دیہی نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کے لیے معاشی استحکام کا پروگرام شروع کیا جاسکے۔ایک دن میں پریشانی کی حالت میں یہ سوچنے کے لیے بیٹھی تھی کہ آج تو کچھ بھی نہیں ہے تو بچوں کو کھانا کہاں سے دوں گی کیا کہوں گی بچوں کو۔اپنے گال پر ہاتھ رکھ کے بہت ہی اداس بیٹھی تھی کہ اتنے میں ہمارے گاؤں کا بھلے مانس شخص فقیر محمد (جس کا تعلق تنظیم سے ہے) جو ہمارے ہمیشہ دکھ سکھ میں مدد کرتا تھا آیا اور انہوں نے مجھے گاؤں کی ترقیاتی تنظیم اور اس کے معاشی استحکام کے پروگرام کے بارے میں بتایا۔میں یہ بات سن کر بہت خوش ہوئی پھر میں نے یہ بات اپنے شوہر کو بتائی۔میرا شوہر اور میں دونوں اس تنظیم میں شامل ہوئے اور اس کے ممبر بنے۔اس بات سے مجھے اور میرے خاوند کو بہت ہی خوشی ہوئی۔گاؤں کی تنظیم میں کام کرنے سے ہمیں ایک دوسرے کے دکھ سکھ اور تمام سرگرمیوں کا پتا چلے چلتا رہا۔

میرا حال: پھر اسی مہینے میں گاؤں کے غریب ترین خاندانوں کی سروے کی گئی جس میں سلائی کی مہارتی تربیت میں میرا نام گاؤں کی تنظیم کی ممبران کی طرف سے چن لیا گیا۔اس فیصلے سے میں میرا شوہر اور گاؤں کے تمام لوگ خوش ہوئے۔میں نے ولیج ڈولپمینٹ آرگنائیزیشن کی طرف سے یہ تربیت لی جس میں مجھے سلائی کڑھائی سیکھنے کے ساتھ جدید ڈیزائن بھی سکھائے گئے جس سے مجھے بہت بڑا فائدہ ہوا۔یہ تربیت میں نے اپنے پاس والے گاؤں لوہی میں حاصل کی جس میں مجھے سلائی کڑھائی کی مختلف ڈیزائن کے علاوہ عورتوں، بچوں اور مردوں کے کپڑوں کے مختلف ڈیزائن بنانے بھی سکھائے گئے۔اب ہمارے گاؤں کے لوگوں کو باہر بھی نہیں جانا پڑتا ہے۔ہمارے گاؤں جیون گڑھ کے آس پاس میں کوئی ایسے کپڑے سینے کی دوکان بھی

نہیں تھی۔اس وجہ سے میرا کام بہت اچھا چل رہا ہے اور میرے کام کو گاؤں کے لوگ بہت پسند کر رہے ہیں۔جو لوگ شہر میں کپڑے سلوانے کے لیے جاتے تھے اب وہ میرے پاس آنے لگے ہیں۔سب کہتے ہیں کے لیلا کے پاس جانے کا کرایہ بھی نہیں بھرنا پڑتا اور ہمارا ٹائم بھی بچ جاتا ہے۔مجھے تو عورتوں کی سلائی سے زیادہ اجرت مردوں کے کپڑوں کی سلائی سے مل جاتی ہے۔عورتوں کے سوٹ کی سلائی 150 سے 200 ہے جب کہ مردوں کی 300 سے بھی زیادہ ہے۔میں بہت شکر گزار ہوں ویلیج ڈویلپمنٹ آرگنائیزیشن والوں کی جنہوں نے مجھے فاقہ کشی سے بچالیا۔اس پیسوں سے میں اپنے گھر کا خرچہ بہت اچھی طرح چلاتی ہوں اور انہی پیسوں سے میں نے ایک اچھی سی پرچون کی دکان اپنے شوہر محمد عظیم کو بھی نکال کے دی ہے جس سے اچھی آمدنی ہوتی ہے۔اسی طرح میرا شوہر بھی کاروبار کرنے لگا ہے اور اسے بھی اپنی ذمہ داری کا احساس ہوا ہے۔وہ پہلے روزانہ اجرت ملنے والی مزدوری کرتا تھا جس سے وہ اکثر بیمار ہو جاتا تھا پھر مہینوں گھر میں پیسے نہیں آتے تھے اور میں لوگوں کے گھروں میں کام کر کے کپڑے دھو کر روٹی لے آتی تھی جو اپنے بچوں اور شوہر کو کھلاتی تھی۔میں یہ بات دل سے کہتی ہوں کہ ساؤتھ ایشیاء پارٹنرشپ پاکستان اور ویلیج ڈویلپمنٹ آرگنائیزیشن غریب اور بے سہارا لوگوں کے لیے مشعل راہ ہیں ایسے اداروں کو آگے آنا چاہیئے تاکہ لوگ خود کفیل ہو کر اپنے پیروں پر کھڑے ہو سکیں۔

میں اپنی گاؤں کی بچت اسکیم کی ممبر ہوں میں ہر مہینے 50 روپے جمع کرواتی ہوں تاکہ اس رقم سے دوسرے غریب کو روزگار مل سکے اور دوسروں کی مشکل گھڑی میں کام آسکے۔میں اپنی تنظیم کے تمام ممبران کو بھی سمجھاتی ہوں کہ وہ اپنے گاؤں تنظیم کو اچھے طریقے سے چلائیں۔میں نے ان کو کہا کہ میں آپ کے گاؤں کی ایک مثال ہوں امن اور ذریعہ معاش جیسے منصوبے میں کی وجہ سے اپنے حالات بھی بہتر کر لیئے ہیں اور اپنی بیٹی کو اسکول میں **داخل بھی کروایا** ہے۔

میرا مستقبل (میرا خواب): اور اپنے سلائی کڑھائی کے کاروبار سے دو بکریاں بھی خریدی ہیں جن کی اب قیمت کوئی 12000 ہزار کے قریب ہو گی یہ تھی میری کہانی میری زبانی۔اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے محنت کرنے کی اور اچھی زندگی پر امن طریقے سے گزارنے کی میرا خواب ہے کہ جس طرح ویلیج ڈویلپمنٹ آرگنائیزیشن والوں نے مجھے کاروبار کی ٹریننگ دی ہے ان کے سمجھائے ہوئے طریقوں کے مطابق اپنا کاروبار کروں اور اسے آگے بڑھاؤں مثلاً آج میرے پاس دو بکریاں ہیں تو میرا خواب ہے کہ میرا اپنا بکریوں کا ریوڑ ہو اور اس سے میری اچھی خاصی آمدنی آئے اور میرا خواب ہے کہ میں اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلواؤں اور اپنے سیپ پاکستان اور ویلیج ڈویلپمنٹ آرگنائیزیشن کا نام روشن کروں۔